سوالنامہ

کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ حضراتِ مفتیانِ کرام کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

  - ✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔
  - ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔
  - ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔
  - ✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1]۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin، زیڈ کیش ZCash، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ وئیر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ متقوّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دار الافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دار العلوم دیوبند [1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید و فروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال و جائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہوگا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن [2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:

"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

---

[1] دار الافتاء دار العلوم دیوبند، جواب نمبر: 158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتویٰ نمبر: 144406101332 دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)
ہفتہ، ۶ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۷ مئی ۲۰۲۳
Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

الجواب

غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی محض ایک فرضی چیز ہے، جو کمپیوٹر پروگرامز کے ذریعے سکرین پر خاص شکل کے اعداد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور اسی نیٹ ورک پر رہتے ہوئے ایک شخص کے اکاؤنٹ سے دوسرے شخص کے اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی رہتی ہے، جب کوئی شخص اس کے بدلے میں دوسری کرنسی یا کوئی دیگر سامان خریدتا ہے تو یہ اسی پروگرام کے ذریعے ہی اعداد کی شکل میں دوسرے شخص کے کھاتے میں منتقل ہوجاتی ہے، خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

لہٰذا جب تک اس کا خارج میں کوئی وجود نہ ہو محض کمپیوٹر پروگرام میں رہتے ہوئے اس کی ایک دوسرے کو خرید وفروخت شرعاً جائز نہیں، اس لیے کہ کسی بھی چیز کو خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کیے بغیر آگے فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں۔

" لانه عليه السلام نهىٰ عن بيع مالم يقبض۔" (ہدایہ، جلد:۳، صفحہ:۷۷)

جبکہ اس کرنسی کو خریدنے کے بعد اس پر شرعی قبضہ متحقق نہیں ہوتا، اس لیے کہ کمپیوٹر کا وہ پروگرام اور کھاتہ جس میں صارف اس کرنسی کو محفوظ رکھتا ہے، اگرچہ وہ خفیہ اور بہت ہی مضبوط کوڈ کے ذریعے اس کرنسی کے کوئنز (سکوں) کو محفوظ کر لیتا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کے بارے میں کوئی یقین نہیں ہے کہ وہ کب تک اس کے قبضہ اور اختیار میں ہیں؛ اس لیے کہ یہ نیٹ ورک جس پر صارف نے اپنا کھاتہ بنا کر اس کو خفیہ اور محفوظ کوڈ لگائے ہیں خود وہ نیٹ ورک اس کرنسی صارف کے اپنے قبضہ میں نہیں، کبھی بھی یہ نیٹ ورک غائب ہوسکتا ہے، کیونکہ اس نیٹ ورک کی لگام اس کے ہاتھ میں نہیں ہے، اور حکومت کی طرف سے اس کرنسی کی باقاعدہ منظوری نہ ہونے کی وجہ سے کسی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی بھی نہ ہوسکے گی۔ اس لیے نیٹ ورک پر کوڈ وغیرہ کے ذریعے محفوظ ہونا شرعاً قبضہ نہیں کہلائے گا۔

نیز کسی بھی چیز کے کرنسی بننے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت نے اس کو کرنسی اور زَر ہونے کا درجہ دے دیا ہو۔ جبکہ مذکورہ ڈیجیٹل کرنسی فی الوقت حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ نہیں ہے۔

اور شرعاً بھی یہ کرنسی مال متقوم کی حیثیت نہیں رکھتی۔ شامیہ میں ہے:

"والمالية تثبت بتمول الناس كافةً أو بعضهم والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعاً۔"

(شامیہ، جلد:۴، ص:۱۰۵، ط: ایچ ایم سعید)

جزئیہ بالا سے معلوم ہوا کہ کسی شئی کے مالِ متقوم ہونے کیلئے اس سے انتفاع کا مباح ہونا بھی شرط ہے۔ جبکہ کرنسی مذکورہ بالا پر قبضہ شرعی کے تحقق کے بغیر انتفاع ممکن نہیں، اس لیے اس کرنسی کو شرعاً مال متقوم بھی نہیں کہا جاسکتا۔

الحاصل: ڈیجیٹل کرنسی، بٹ کوائن وغیرہ نہ مالِ متقوم ہے، نہ قانوناً منظور شدہ۔ اور شرعاً اس پر قبضہ کی شرط بھی نہیں پائی جاتی لہٰذا اس کی خرید وفروخت اور اس کے ذریعے کاروبار اور حاصل ہونے والے منافع یہ سب شرعی قواعد کے خلاف ہے لہٰذا اس کرنسی کے کاروبار سے احتراز کیا جائے۔ .... فقط واللہ اعلم

نائب مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

09 NOV 2023

دار الافتاء
جامعہ خیر المدارس ملتان

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ